الم نجعل الارض مہادا

(۱)

ہمارا ہندوستان

اور

اُس کے فضائل

(۲)

دربار مدینہ

اور

حُبّ وطن

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند

اور

خادم ملت محمد میاں عفی عنہ ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مضامین کا مجموعہ

ملنے کا پتہ:- ناظم دفتر جمعیۃ علماء ہند گلی قاسم جان - دہلی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اوران کے سچے جانشین سب کے سب دین اسلام ہی رکھتے تھے "شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا الآیة" شوری ع ۲ " ان الدین عند الله الاسلام" وغیرہ آیات اور احادیث بکثرت اس مضمون پر دلالت کرتی ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہندوستان میں بھی قبل زمانہ خاتم النبیین حضرت محمد علیہ السلام انبیاء آئے ہوں چنانچہ اولیاء اللہ نے ہندوستان میں مختلف مقامات پر انبیاء علیہم السلام کی قبریں بطور کشف و الہام اور روحی ملاقات سے معلوم کی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی اور مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہما اور دیگر بزرگوں کی تصانیف میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔ مگر جس طرح عیسائیوں اور یہودیوں نے تحریف وغیرہ کرکے شرک اور کفر وغیرہ اختیار کرلیا اسی طرح ہندوؤں نے بھی اختیار کیا چنانچہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفصیل اپنے بعض مکتوبات میں پوری طرح فرماتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ قدیم زمانہ سے یہ ملک بھی مذہب اسلام کا گہوارہ رہا ہے۔ لہذا صحیح اور یقیناً صحیح ہے کہ بحیثیت مذہب ابتداء سے ہی یہ ملک اسلام کا وطن ہے۔

بحیثیت سکونت جسمانی بھی ہندوستان مسلمانوں ہی کا وطن ہے

مسلمانوں کے سواء جو قومیں ہندوستان میں سکونت پذیر چلی آتی ہیں۔ وہ عموماً اپنے مُردوں کو جلا ڈالتی ہیں اور ان کی راکھ کو دریا میں بہا دیتی ہیں۔ یا پارسی اپنے مُردوں کو پرندوں کو کھلا دیتے ہیں۔ بخلاف مسلمانوں کے کہ وہ اپنے مُردوں کو زمین میں دفن کرتے ہیں۔

وجود پذیر ہوا۔

۵۔ حضرت ابن عباس رضؓ کی روایت کے بموجب الست بربکم کا مشہور عہد بھی ہندوستان ہی کی سرزمین میں بمقام وجنی ہوا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت حق جل مجدہٗ نے ان تمام روحوں کو جو قیامت تک دنیا میں پیدا ہونگی پشت آدم علیہ السلام سے برآمد کیا اور ان کو خطاب کر کے فرمایا الست بربکم کیا میں تمہارا رب و پروردگار نہیں ؟ ۔ تمام روحوں نے متفقہ طور پر حضرت حق جل مجدہٗ کی ربوبیت و پروردگاری کو تسلیم کرتے ہوئے جواب دیا بلیٰ ضرور آپ ہمارے رب ہیں ۔ اس روایت کے بموجب ہندوستان ہی وہ مقدس سرزمین ہے جہاں بندوں نے اپنے رب کی ربوبیت کا سب سے پہلے اعتراف کیا جس سے تمام روحانی ترقیات و معارف کے سلسلہ کا افتتاح ہوا۔

۶۔ اس موقع پر لامحالہ تمام ہی انبیاء علیہم السلام کے انوار مبارک سے یہ سرزمین متبرک ہوئی ۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضرت آدم نے اپنی اولاد کی روحوں کے زمرہ میں کچھ روحیں دیکھیں ۔ جن کے انوار غیر معمولی طور پر سب سے فائق تھے ۔ حضرت آدمؑ کو خود حیرت ہوئی اور دریافت فرمایا کہ خداوندا یہ کون ہیں ارشاد ہوا کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح مبارکہ ہیں ۔

۷۔ قرآن حکیم کی اطلاع کے بموجب عہد الست کے موقع پر ایک دوسرا عہد بھی جملہ انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا تھا ۔ جس میں ہر نبی نے آنیوالے نبی کی تصدیق و اعانت کا میثاق کیا تھا اور چونکہ سب کے بعد میں سلسلۂ نبوت کا دور

حضرت خاتم الانبیاء، افضل الرسول پر ختم ہونیوالا تھا اسلئے ثابت ہوا کہ بلا استثناء جملہ انبیاء علیہم السلام نے سرور کائنات کی تصدیق کا نیز آپ پر ایمان لانے اور امداد کرنے کا عہد اسی سر زمین ہند ہی میں کیا تھا بہر حال ارض ہند ہی وہ ارض مقدس ہے جہاں سلسلۂ رشد و ہدائے خداوندی، معرفت قرب الٰہی و نجات اخروی، اور فوز و فلاح ابدی کے استحصال کیلئے عہد و پیمان ہوا۔

۸/ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ نور مقدس جو سب سے پہلے پیدا کیا جاچکا تھا۔ حضرت آدم ؑ کے صلب مقدس سے منتقل ہو کر اپنے اپنے زمانہ کے بہترین آباء اور بہترین امہات کے ذریعہ سے جملہ منازل طے کرتا ہوا افق مکہ سے طلوع ہوا۔ چونکہ حضرت آدم اور آپ کے بعد حضرت شیث علیہ السلام ہندوستان میں سکونت پذیر تھے۔ اسلئے لامحالہ نور محمدی اور اس افضل سرمدی کا سب سے پہلا مطلع ارض ہند ہے اور سب سے آخری مشرق حجاز پاک ہے۔ چنانچہ اس موقع پر عہد رسالت کے مشہور شاعر اور جلیل القدر صحابی حضرت کعب بن زہیر رض کا یہ شعر کس قدر معنی خیز ہے

ان الرسول لنور یستضاء بہ   مہند من سیوف اللہ مسلول

یعنی بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی ایک برہنہ تیز تلوار ہیں جو ہندوستانی ساخت کی ہے۔

۹/ حضرت ابو ہریرہ رض سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی تسکین کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا گیا تو حضرت جبریل ؑ نے تشریف لا کر ندا دی اللہ اکبر اللہ اکبر